ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:25

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ دوم)

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر 25

امام مہدی کے بارے میں چند روایات پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

(حصہ دوم)

روایت نمبر 2:

قادیانی ابن ماجہ میں موجود درج ذیل روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس امام مہدی کا ذکر احادیث میں آیا ہے کہ ان کا نام محمد ہو گا، ان کے والد کا نام عبداللہ ہو گا، وہ سادات میں سے ہوں گے، اور ان سے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ میں بیعت کی جائے گی انہوں نے نہیں آنا بلکہ حضرت عیسیٰؑ ہی امام مہدی ہوں گے۔

آیئے پہلے حدیث اور اس کا ترجمہ دیکھتے ہیں اور پھر اس کا علمی، تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ .

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”دن بہ دن معاملہ سخت ہوتا چلا جائے گا، اور دنیا تباہی کی طرف بڑھتی جائے گی، اور لوگ بخیل ہوتے جائیں گے، اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہو گی، اور مہدی عیسیٰ بن مریمؑ کے

علاوہ کوئی نہیں ہے۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4039، باب شدۃ الزمان)

قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

مرزا صاحب نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے:

"ابن ماجہ اور اس کے علاوہ دوسری کتب میں ایک حدیث آئی ہے کہ "لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ" یعنی عیسی ابن مریم ہی مہدی ہو گا۔ پس کس طرح ان جیسی احادیث پر اعتماد کیا جاسکتا ہے جن میں شدت سے باہم اختلافات، تناقض اور ضعف پایا جاتا ہے اور ان کے راویوں پر بہت جرح ہوئی ہے جیسا کہ محدثین پر یہ بات مخفی نہیں حاصل کلام یہ کہ یہ ساری احادیث اختلافات اور تناقضات سے خالی نہیں۔"

(حمامۃ البشری اردو ترجمہ صفحہ 331، حمامۃ البشری عربی صفحہ 89، 90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314، 315)

لیجئے جب مرزا صاحب خود اس حدیث کو ضعیف کہ رہے ہیں اور اس پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں تو اس کو بطور دلیل کیوں پیش کرتے ہیں؟

جواب نمبر 2:

اس بارے میں اب آئمہ حدیث کی رائے دیکھتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

1۔ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

ثم اعلم ان حدیث لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ضعیف باتفاق المحدثین-

”جان لو کہ لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔“

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد 10 صفحہ 101 طبع بیروت)

2۔امام شمس الدین ذہبیؒ لکھتے ہیں:

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وهو خبر منكر اخرجه ابن ماجة.

”لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ والی روایت منکر ہے جسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔“

(میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 107)

3۔شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

والحديث الذى فيه لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رواه ابن ماجة وهو حديث ضعيف-

”وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں کوئی مہدی مگر عیسی ابن مریم، جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔وہ ضعیف ہے۔“

(منہاج السنۃ النبویۃ جلد 4 صفحہ 101،102)

یہ تو چند آئمہ حدیث کے نام اور حوالہ جات لکھے ہیں جو اس کو ضعیف کہتے ہیں ورنہ تقریبا تمام آئمہ حدیث اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

جواب نمبر3:

اب اس حدیث کی سند کو دیکھتے ہیں۔

اس روایت میں ایک راوی "محمد بن خالد الجندی الصنعانی" ہے۔اس کے بارے میں امام ذہبیؒ نے لکھا ہے:

قَالَ أَبُوْ الْفَتْحُ الْاَزْدِیِّ: مَنْکَرُ الْحَدِیْثِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: مَجْهُوْلٌ، قُلْتُ: هوَ صَاحِبُ الْحَدِیْثِ الْمُنْکَرِ: لَامَهْدِیِّ اِلَّا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ-

”ابوفاتح ازدی کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔(یعنی منکر حدیثیں روایت کیا کرتا تھا)

امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

میں کہتا ہوں(یعنی امام ذہبیؒ کہتے ہیں)کہ اسی راوی نے یہ منکر حدیث روایت کی ہے لَامَهدِیَّ اِلَّا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ-“

(تاریخ الاسلام للذہبی، جلد4صفحات 1194,1193 دارالغرب الاسلامی)

امام جرح وتعدیل حافظ جمال الدین مزیؒ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ الْحَافِظُ الْبَیْهقِیُّ: هذَا حَدِیْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِیِّ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللهِ الْحَافَظُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ رَجُلٌ مَجْهوْلٌ، وَاخْتَلَفُوْا فِی اَسْنَادِهِ----"

”امام بیہقیؒ نے فرمایاکہ یہ حدیث(یعنی لامھدی الاعیسی)صرف محمد بن خالد جندی نے روایت کی ہے۔ابوعبداللہ الحافظ(یعنی امام حاکم)نے فرمایاہے کہ:محمد بن خالدایک مجہول شخص ہے،نیزاس روایت کی سند میں اختلاف بھی ہے۔“

(تہذیب الکمال، جلد25، صفحہ149طبع مؤسسۃالرسالۃ)

(جس راوی سے محمد بن خالد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس کا نام ابان بن صالح ہے اور کہیں ابان بن ابی ایاش ہے۔ناقل)

پھر آگے لکھتے ہیں:

"قَالَ الْبَیْهقِیُّ: فَرَجَعَ الْحَدِیْثُ اِلٰی رَوَایَةِ مُحَمَّدٍ الْجَنْدِیِّ، وَهوَ مَجْهوْلٌ،

عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَاشٍ وَھوَ مَتْرُوْکٌ ------ وَالْحَدِیْثُ فِی التَّنْصِیْصِ عَلَی خُرُوْجِ الْمَھدِیِّ اَصَحُّ اَسْنَادًا وَفِیْھا بَیَانُ کَوْنِہٖ مِنْ عِتْرَۃِ النَّبِیِّ ﷺ"

"امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محمد بن خالد جندی کی طرف لوٹتی ہے اور وہ مجہول راوی ہے،اور (ایک روایت میں)وہ ابان بن ابی عیاش سے روایت کرتا ہے جو کہ متروک راوی ہے(آگے لکھتے ہیں)وہ حدیث جس کے اندر خروج مہدی کا ذکر ہے ان کی سندیں زیادہ صحیح ہیں اور ان(صحیح روایات میں)میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آنحضرت ﷺ کی عترت سے ہوں گے۔"

(تہذیب الکمال جلد25، صفحہ150)

حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

"قَالَ اَبُوْالْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْآبِرِیِّ فِی کِتَابِ مَنَاقِبِ الشَّافِعِیِّ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ھذَا غَیْرُ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ اَھلِ الصَّنَاعَۃِ مِنْ اَھلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ- وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِذِکْرِ الْمَھدِیِّ، وَاَنَّہٗ مِنْ اَھلِ بَیْتِہٖ، وَاَنَّہٗ یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ، وَاَنَّہٗ یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا، وَاَنَّ عِیْسٰی یَخْرُجُ فَیُسَاعِدُہٗ عَلَی قَتْلِ الدَّجَّالِ، وَاَنَّہٗ یَوْمَ ھذِہِ الْاُمَّۃِ، وَیُصَلِّیْ عِیْسَی خَلْفَہٗ، وَقَالَ الْبَیْھقِیُّ: تَفَرَّدَ بِہٖ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ھذَا، وَقَدْ قَالَ الْحَاکِمُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ: ھوَ مَجْھوْلٌ"-

"محمد بن حسن آبریؒ نے مناقب الشافعیہ میں فرمایا ہے کہ یہ محمد بن خالد(الجندی)اہل علم اوراہل نقل کے نزدیک غیر معروف ہے(یعنی مجہول ہے)جبکہ مہدی کا ذکر توآنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہوا ہے،جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آپؐ کے اہل بیت میں سے ہوں گے،وہ سات سال تک حکومت بھی کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور یہ بھی

بیان ہے کہ عیسیٰؑ کے خروج کے بعد دجال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد کریں گے، اور وہ (مہدی علیہ الرضوان) اس امت کی امامت بھی فرمائیں گے اور عیسیٰؑ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت صرف محمد بن خالد نے روایت کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

(المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، صفحہ 142)

اس کے بعد حافظ ابن قیمؒ نے وہ احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کے اندر "حضرت مہدی علیہ الرضوان" کا ذکر ہے اور پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو "لا مھدی الا عیسی" والی روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی ہیں۔ لکھتے ہیں:

"وَاحْتَجَّ اَصْحَابُ هٰذَا بِحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْجَنْدِيِّ الْمُتَقَدِّمِ، وَ قَدْ بَيَّنَّا حَالَهُ، وَ اَنَّهُ لَا يَصِحُّ وَ لَوْ صَحَّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ، لِاَنَّ عِيْسَى أَعْظَمُ مَهْدِيٍّ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ، وَ قَدْ دَلَّتِ السُّنَّةُ الصَّحِيْحَةُ عَنْ نَبِيٍّ ﷺ عَلَى نُزُوْلِهِ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ وَ حُكْمِهِ بِكِتَابِ اللهِ، وَ قَتْلِهِ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى، وَ وَضْعِ الْجِزْيَةِ، وَ اِهْلَاكِ اَهْلِ الْمِلَلِ فِي زَمَانِهِ---- الخ "

"یہ نکتہ نظر رکھنے والے خالد بن محمد الجندی کی اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں جو پہلے گزری (یعنی لا مہدی الا عیسی) اور (خالد بن محمد الجندی) کا حال ہم پہلے بیان کر چکے، اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے اور اگر (بالفرض) صحیح بھی ہو تو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں (کہ حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان سب سے بڑے مہدی حضرت عیسیٰؑ ہی تشریف لائیں گے۔ (یہ توجیہ اس لیے ضروری ہے کہ) نبی کریم

ﷺ کی صحیح احادیث میں بتایا گیا ہے کہ (حضرت عیسیٰ) دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ پر نازل ہونگے ، اور آپ نازل ہو کر اللہ کی کتاب (قرآن) کے مطابق فیصلے فرمائیں گے ، اور یہود و نصاریٰ کو قتل کریں گے (اگر وہ ایمان نہ لائیں گے) اور جزیہ قبول نہیں کریں گے ۔ اور ان کے زمانے میں تمام (باطل) ملتوں والے ہلاک کر دیئے جائینگے ۔

(المنار المنیف صفحہ 148)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيِّ، بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَ النُّوْنِ، اَلْمُؤَذِّنُ، اَلْمَجْهُوْلُ.

”محمد بن خالد جیم اور نون پر زبر کے ساتھ جنہیں مؤذن کہا جاتا ہے، یہ مجہول ہیں۔“

(تقریب التہذیب صفحہ 840، طبع دار العاصمۃ)

امام ابن الجوزی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَسَائِيْ : هَذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ.

امام نسائی نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے، امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ حدیث صرف محمد بن خالد جندی نے بیان کی ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے۔

(العلل المتناهیۃ فی الاحادیث الواهیۃ جلد 1 صفحات 862، 863 دار الکتب العلمیۃ)

قادیانی اس کے جواب میں ایک کمزور سا اعتراض کرتے ہوئے ابن کثیر اور امام ذہبی کی درج ذیل روایات پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ابن کثیر اور امام ذہبی نے محمد بن خالد الجندی کو ثقہ کہا ہے۔ آیئے پہلے دونوں روایات کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس کا علمی رد کرتے ہیں۔

ابن کثیر نے لکھا ہے:

"وَلَيْسَ هُوَ بِمَجْهُوْلٍ كَما زَعَمَهُ بِالْحَاكِمِ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مُعِيْنٍ اَنَّهُ وَثَقَهُ"

”(محمد بن خالد الجندي) مجہول نہیں ہے جیسا کہ امام حاکم نے گمان کیا ہے بلکہ امام (یحیی) بن معین سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اسے ثقہ کہا ہے۔“

(البدایہ والنہایہ جلد 17 صفحہ 46 دار ابن کثیر)

اسی طرح امام ذہبی کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے:

"ذَكَرَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ فِي اَمَالِيْهِ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ قُلْتُ وَ قَدْ وَثَقَهُ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ وَاللهُ أَعْلَمُ. .."

”ابن صلاح نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد مجہول ہے میں (یعنی امام ذہبی) کہتا ہوں کہ یحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔“

(میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 107 طبع دار الرسالۃ العالمیۃ)

حافظ ابن کثیر نے فرمایا کہ ابن معین سے یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے محمد بن خالد جندی کی توثیق کی ہے اور امام ذہبی بھی فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ امام یحیی بن معین کی طرف سے یہ توثیق کہاں بیان ہوئی ہے۔؟

اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

اصل میں حافظ جمال الدین مزی نے اپنی کتاب تہذیب الکمال میں امام آبری کی مناقب شافعی کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے آیئے پہلے وہ روایت پوری پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آیا اس کے بل بوتے پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے؟

"قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَبِرِيِّ الْحَافِظُ فِي الْمَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ اَخبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَهْمَذَانِيِّ بِبَغْدَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ وَهُوَ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُؤْمَلٍ الْعَدَوِی قَالَ لِيْ يُوْنُس بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰي جَاءَنِيْ رَجُلٌ وَ قَدْ وَخَطَهُ الشَّيْبُ سَنَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَعْنِي مِاءَتَيْنِ عَلَيْهِ مُتَبَّنَةٌ اَزِيْرٌ يَسْأَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لِيْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْدِيِّ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ فَقَالَ لِيْ هَذَا مُؤَذِّنُ الْجَنَدِ وَ هُوَ ثِقَةٌ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ. .... الخ "

" یونس بن عبدالاعلی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا جس پر بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو چکے تھے اور اس نے کمبل اوڑھا ہوا تھا یہ سنہ 213 ہجری کی بات ہے اس آدمی نے مجھ سے اس حدیث (یعنی لا مھدی الا عیسی) کے بارے میں پوچھا اور کہا یہ محمد بن خالد جندی کون ہے ؟

میں نے کہا میں نہیں جانتا، تو اس آنے والے نے کہا یہ جند کا مؤذن ہے اور ثقہ ہے میں نے پوچھا کیا آپ یحیی بن معین ہیں ؟ تو اس نے جواب دیا، ہاں۔"

(تہذیب الکمال جلد 25 صفحات 148، 149 طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

تو یہ ہے وہ حکایت جس کی بناء پر یہ کہا جاتا ہے کہ امام یحیی بن معین نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے لیکن یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے:

پہلی وجہ:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس حکایت کی سند میں ایک صاحب ہیں احمد بن محمد بن مؤمل العدوی یہ مجہول الحال ہیں۔ اور ہمیں اسماء الرجال کی کسی کتاب میں ان کے بارے میں نہیں ملا کہ ثقہ تھے یا نہیں، خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے بارے میں نہ کوئی تعدیل ذکر کی نہ جرح۔

(تاریخ بغداد جلد 6 صفحہ 184 طبع دار الغرب الاسلامی)

حافظ ابن عساکر نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور وہاں بھی یہ بیان نہیں کیا کہ یہ صاحب ثقہ تھے یا نہیں۔

(تاریخ دمشق المعروف با تاریخ ابن عساکر جلدت صفحات 457، 458 طبع دار الفکر بیروت)

لہذا یہ حکایت قابل اعتماد نہیں ہے۔

دوسری وجہ:

" دوسری وجہ کہ اس عبارت کے اندر یونس بن عبد الاعلی کا بیان ہے جو اجنبی میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ "کیا تم محمد بن خالد الجندی کو جانتے ہو؟"

تو میں نے کہا کہ "نہیں میں نہیں جانتا"

(یاد رہے کہ لا مھدی الا عیسی والی روایت کے ایک راوی خود یہی یونس بن عبد الاعلی بھی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں محمد بن خالد جندی کو نہیں جانتا)

پھر اس اجنبی نے مجھ سے کہا کہ " وہ جند کے مؤذن ہیں اور ثقہ ہیں" تو میں نے اس اجنبی سے پوچھا کہ "کیا آپ یحیی بن معین ہیں؟" اور اجنبی نے جواب دیا کہ "ہاں میں یحیی بن معین ہوں"

یعنی اس حکایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یونس بن عبد الاعلی اس سے پہلے یحیی بن معین کو نہیں جانتے تھے اور نہ انہیں کبھی دیکھا تھا بلکہ اس آنے والے اجنبی نے انہیں بتایا کہ "میں یحیی بن معین ہوں"

لہذا اس حکایت کی بناء پر ہم ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص واقعی امام یحیی بن معینؒ تھے یا کوئی اور تھا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ خود امام آبریؒ نے یہ حکایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:

"وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُنْدِیِّ وَاِنْ کَانَ یُذْکَرُ عَنْ یَحْیَی بْنِ مُعِیْنٍ مَا ذَکَرْتُہٗ فَاِنَّہٗ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ عِنْدَ اَھلِ الصَّنَاعَۃِ مِنْ اَھلِ الْعِلْمِ

وَالْعَقْلِ''اگرچہ محمد بن خالد الجندی کے بارے میں امام یحیی بن معینؒ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جاتی ہے مگر اس کے باجود یہ حقیقت ہے کہ یہ راوی علم ونقل والے اہل فن(علماء حدیث واسماء الرجال) کے ہاں غیر معروف ہے۔''

(تہذیب الکمال، جلد25، صفحہ149)

امام ابو سعید عبدالکریم بن منصور السمعانیؒ (وفات: 562ھ) نے بھی یحیی بن معینؒ کی اس بات کا ذکر یوں کیا ہے:

''قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنً اِمَامُ اَهلِ الْجُنْدِ وَهوَ ثِقَةٌ''

''یعنی یحیی بن معینؒ نے کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل جند کا امام اور ثقہ ہے۔''

لیکن امام سمعانیؒ نے اس کے بعد اپنا تبصرہ یوں فرمایا ہے کہ''قُلْتُ وَقَدْتَكَلَّمُوْا فِيْهِ''میں (یعنی امام سمعانی) کہتا ہوں کہ اس راوی میں کلام کیا گیا ہے۔

نیز امام سمعانیؒ نے جو یحیی بن معینؒ سے اس کا ثقہ ہونا نقل کیا ہے۔اس پر کتاب کے محقق شیخ علامہ عبدالرحمن بن یحیی المعلی الیمانیؒ نے لکھا ہے کہ''لَمْ يَثْبُتْ هذَا عَنِ ابْنِ مُعِيْنٍ''یہ بات یحیی بن معینؒ سے ثابت ہی نہیں۔

(الانساب للسمعانی بتحقیق المعانی، جلد3، صفحہ320، مکتبہ ابن تیمیہ، قاھرہ)

یہ ہے کہ اس روایت کا حال جسے مرزا صاحب نے حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلقہ احادیث میں سے ''سب سے زیادہ صحیح'' یا''بہت صحیح'' لکھا ہے، جب کہ یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ ان دوسری صحیح اور (بعض کے نزدیک) متواتر احادیث کے بظاہر مخالف بھی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰؑ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

اگر اس روایت کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف ""شرار"" یعنی برے لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور اس وقت مہدی علیہ الرضوان یعنی ہدایت یافتہ صرف حضرت عیسی بن مریمؑ ہی ہوں گے کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تو فوت ہو چکے ہوں گے، یہ بات اسی حدیث میں ""لَا الْمَهدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ"" سے پہلے کے الفاظ ""لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلَى شَرَارِ النَّاسِ"" سے سمجھ آتی ہے، لہذا اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ چراغ بی بی کا بیٹا غلام احمد قادیانی مہدی ہے۔

""خلاصہ کلام""

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اس سے دلیل پکڑنا کہ امام مہدی تشریف نہیں لائیں گے بلکہ سیدنا عیسیٰؑ ہی امام مہدی ہیں یہ بات بہت سی صحیح اور متواتر ان احادیث کے خلاف ہے جن میں امام مہدی کو علیحدہ شخصیت بتایا گیا ہے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس روایت کو تقریبا تمام آئمہ احادیث نے ضعیف لکھا ہے۔
اور خود مرزا صاحب نے بھی اس کو ضعیف لکھا ہے۔

لہذا یہ جھوٹی روایت قادیانیوں کے لئے ذرہ برابر بھی فائدہ مند نہیں ہے۔